بہ عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان رسالہ

خلاصۃ المنطق

مطبع منشی نولکشور آنجہانی مین طبع ہوکر مقبول اہل جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے قیاس بیرون از عد و قیاس اوس عالم مطلق اور قدیم برحق کو سزاوار ہے کہ علم حصولی بھی جسکے حضور مین حضوری ہے اور تصورات و تصدیقات نظری بھی جسکی نظر مین بدیہی ہے چنانچہ مصنوعات اجسام و اجرام اوسکی ثبوت ذات پر بدلالت عقلی برہان قاطع ہین اور کل اشکال کلی و جزئی عالم علوی و سفلی اوسکی قدرت و صنعت پر حجت ساطع نتیجہ اس قضیہ کا اور ماحصل اس مقدمہ کا یہ ہے کہ وہی اس دور و دورہ و دوار کی ابتدا ہی اور وہی اس سلسلۂ تسلسل گردش زمان کی انتہا اما بعد بندۂ ہیچمدان ابجد خوان دبستان علم و بیزار دقائق علوم و فنون محض بے خبر ناقص الاستعداد عبدی پرشاد ساکن بریلی صاحبان علم و فن کی خدمت مین عرض رسا ہے کہ چونکہ علم منطق مین کوئی رسالہ زبان اردو مین اب تک احقر کی نظر سے نہین گذرا اور اسی سبب سے اکثر طلبا اس علم سے محروم ہین اور یہہ علم ایسا اشرف اور انفس ہے کہ محتاج الیہ جملہ علوم کا ہے لہذا یہہ رسالہ فن مذکور مین بزبان اردو ترتیب دیکر **خلاصۃ المنطق** سے موسوم کیا سہو و خطا کے نسبت ناظرین سے یہہ امید عفو و عطا ہے اور یہہ رسالہ مشتمل ہے مقدمہ اور دو باب پر اور ہر باب پانچ فصل پر

مقدمہ معرفی منطق کہ مدون و نگار ارسطاطالیس ہے وہ علم ہے کہ جسکے ذریعہ سے فکر صحیح اور فکر فاسد مین تمیز ہو سکتی ہے اور فکر مراد توجہ ذہن سے ہے مبادیات سے مطالب کیطرف اور ذہن عبارت ہے مدرکہ سے کہ ادراک کلیات و جزئیات کا اوسی سے متعلق ہے اور قوت مدرکہ مثل آئینہ کے ہے کہ صور محسوسات و معقولات جملہ اوسمین منقش ہوتے ہین اور قوت مدرکہ جو کچھ ادراک کرتی ہے اوسکو علم کہتے ہین اور وہ دو قسم ہے حضوری اور حصولی حضوری وہ جسمین جاننا اور جانا گیا دونون ایک ہون اور وہ دو قسم ہے حضوری قدیم اور حضوری حادث حضوری قدیم جیسے علم اللہ جلشانہ کو اپنی ذات کا حضوری حادث جیسے انسان کو علم اپنی ذات کا اور علم حصولی حصول صورت کیساتھ ہوتا ہے یعنے وہ نسبت جو درمیان عالم و معلوم کے علحدہ اور جدا جدا ہون واقع ہو اور علم حق سبحانہ تعالی کا اور اشیا کے ساتھ سوا کے اپنی ذات و صفات کے حسب

معلم اول ارسطو اور معلم ثانی ابی نصر فارابی اور شیخ رئیس ابن سینا وغیرہ کی حصولی ہے مگر محققین فلاسفہ کے نزدیک حضوری
اور دلائل اور وجوہ ابطال مذہب ارسطو وفارابی کے شرح سلّم میں مذکور ہیں اور علم حصولی بھی قدیم اور حادث ہے قدیم جیسے علم
جناب باری کا بقول بعض اور علم مجردات کا اور اشیا کے ساتھ حادث جیسے علم ہمارا حیوانات اور اشجار کی نسبت اور علم
دو حالت سے خالی نہیں تصور یا تصدیق تصور کسی چیز کا خیال کرنا ہے بغیر حکم کے مثل تصور کسی شخص یا چیز کے اور اگر اوس میں حکم
بھی ہو یعنی نسبت ایک چیز کی دوسری چیز کے ساتھ اوسکو تصدیق کہتے ہیں خواہ حکم بالایجاب ہو جیسے زید فاضل ہے ایجاب سے مراد
اثبات ہے یا خواہ حکم بالسلب ہو جیسے زید فاضل نہیں ہے سلب مراد نفی سے ہے اور تصدیق میں ہونا اعتقاد کا ضرور ہے ورنہ شک
و وہم و خیال ہوگا یعنی جب تک زید کا فاضل ہونا شامل اعتقاد میں اور مشغول دوم میں اعتقاد نہ کیا جاوے تصدیق نہیں ہو سکتا چونکہ
تصدیق کی جزو بھی مرکب ہے جزو اول کو جیسے زید ابو نصر فارابی کی شخص کا نام لکھا ہے اور جزو ثانی کو جیسے لفظ فاضل محمول
اور جزو سوم کو جیسی نسبت فضل کی طرف زید کی نسبت حکمیہ اور تصور و تصدیق دونوں دو دو قسم ہیں بدیہی و نظری بدیہی کو
ضروری کہتے ہیں اور نظری کو کسبی بھی کہتے ہیں بدیہی وہ کہ بے تامل خود بخود حاصل ہو جیسے تصور گرمی سردی سیاہی سفیدی کا
اور تصدیق اسبات کی کہ آگ گرم ہے اور پانی سرد یا آفتاب روشن ہے نظری وہ کہ حصول اوسکا بغیر تامل و برہان و دلیل کے
نہو سکے جیسے تصور روح و فرشتہ و جن و حور و شیطان کا اور جیسے یہ تصدیق کہ خداوند تعالیٰ قدیم ہے اور زمانہ حادث ہے پس یہ بھی
ظاہر ہو کہ ممکن نہیں کہ جملہ تصورات و تصدیقات نظری ہوں یا بدیہی بلکہ بعض نظری ہیں اور بعض بدیہی ورنہ تحصیل علم محال
یا بیفائدہ ہو جاتی ہے کیونکہ اگر فرض کریں کہ جملہ تصورات و تصدیقات کسبی ہیں پس دو حالت سے خالی نہیں یا تحصیل
ایک علم کی موقوف ہوگی تحصیل علم ثانی پر اور اسیطرح وہ علم موقوف علم ثالث پر علی ہذا القیاس اور علم آخر بھی نظری ہے پس
یہاں تسلسل لازم آیا یعنی مترتب ہونا امور نامتناہی کا اور بطلان تسلسل کا برہان تطبیق اور برہان سلّم وغیرہ سے ثابت ہے
جسکا بیان راقم نے بخیال تطویل کلام نہیں لکھا یا دریافت ایک علم کا موقوف دوسرے علم پر ہوگا اور علم ثانی پھر موقوف علم اول
پر کہ مجہول ہے اور اسکو دور کہتے ہیں کہ وہ بھی مثل تسلسل باطل ہے اور دور سے بھی تسلسل ہی پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگر کہیں زید
کون عمرو کا بیٹا اور عمرو کون زید کا باپ یہ عبارت دو حالت سے خالی نہیں یا یہ زید دوم وہی زید اول ہے یا اوسکے سوای اور کوئی
شخص در صورت اول تقدم زید مجہول الاصل کا زید معلوم الآخر پر کہ اصل میں وہی ہے لازم آتا ہے پس گویا تقدم زید کا ذات
زید پر ہوا اور اگر یہ زید اور شخص ہے اور وہ بھی مجہول ہے پس اوسکے معلوم ہونے کے واسطے دوسرا زید و عمرو چاہیے اور وہ بھی مجہول
ہیں علی ہذا القیاس اونکی شناخت کے واسطے اور زید و عمرو کہ وہ بھی مجہول ہیں درکار ہونگے اور یہ بھی تسلسل ہے اور اگر
فرض کریں کہ جملہ تصورات و تصدیقات بدیہی ہیں تو اس صورت میں بھی تحصیل علم بیجا ہے کیونکہ بدیہی وہی ہوتا ہے کہ بلا تامل بے
تعلیم اوستاد کے حاصل ہو پس تحصیل حاصل ہوا کہ تضییع اوقات ہے پس جبکہ دونو صورت باطل ہوئیں لامحالہ ثابت ہوا کہ بعض
تصورات و تصدیقات بدیہی ہیں اور بعض نظری اب جاننا چاہیے کہ بدیہی یا نظری حاصل ہو سکتا ہے تو جب نہیں کہ اور جو ہیں

امر مجہول معلوم ہو سکتا ہے پس ان تصورات معلومہ کو جسسے تصور مجہول معلوم کیا جاوے معرف اور قول شارح کہتے ہیں جیسے تصور حیوان اور تصور ناطق کہ انکے جمع کرنے سے تصور انسان کا معلوم ہو جاتا ہے اور ان تصدیقات معلومہ کو جسسے تصدیق مجہول دریافت ہو حجت اور دلیل کہتے ہیں مثلاً ہمکو معلوم کرنا ہے کہ عالم قدیم ہے یا حادث پس اگر ہم جانتے ہیں کہ عالم متغیر ہے اور جو شی متغیر ہوتی ہے وہ حادث ہوتی ہے پس امر مجہول معلوم ہو گیا کہ عالم حادث ہے پس تصدیقات معلومہ کہ عالم متغیر ہے اور جو شی متغیر ہے وہ حادث ہے حجت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ معرف اور حجت فی الحقیقت معانی ہے نہ الفاظ کیونکہ حیوان ناطق کے معنی سے انسان پہچانا جاتا ہے نہ لفظ سے اور حدوث عالم معنی دو قضیہ اخری سے ثابت ہوا نہ الفاظ اور عبارت سے پس صاحب منطق کو الفاظ سے بالذات کچھ کام نہیں مگر چونکہ معانی الفاظ و عبارت سے مفہوم ہوتے ہیں پس واجب ہوا کہ حال الفاظ میں نظر کیجاوے باعتبار اونکی دلالت کے معانی پر اور ہر آدمی کو چاہئے کہ واسطے ادراک مجہولات کے معلومات میں نظر کرے اور طریق نظر اور اسکی صحت و فساد کو پہچانے البتہ جو لوگ نفوس قدسیہ رکھتے ہیں عند اللہ موید ہیں وہ ادراک میں محتاج نظر نہیں اور آدمی ممتاز ہے دیگر حیوانات سے طریق نظر میں

باب اول تصورات کے بیان میں مشتمل پانچ فصل پر

فصل اول بحث دلالت میں دلالت اصطلاح ہونا کسی چیز کا ہے کہ اوسکے جاننے سے دوسری چیز جان لیجاوے اول چیز کو دال کہتے ہیں دوسری کو مدلول جیسے دھوان ہونے سے آگ کا ہونا جانا جاتا ہے پس دھوان دال ہے آگ مدلول اور دلالت تین قسم ہے وضعی طبعی عقلی وضعی جس میں وضع کو دخل ہو عقلی کہ بمقتضای عقل ہو طبعی کہ بسبب مقتضای طبع ہو اور ہر ایک دو قسم ہے لفظی اور غیر لفظی وضعی لفظی جیسے دلالت لفظ زید کی شخص معلوم کی ذات پر غیر لفظی چار قسم ہے خطوط اشارات نصب عقود کہ ان سے بدون تلفظ معنی مفہوم ہوتے ہیں خطوط جیسے حروف کتابی اشارات جو اعضا سے کیجاتی ہیں اور اون سے کوئی معنی مفہوم ہوتے ہیں نصب جو کسی مقدار مسافت پر دلالت کرتے ہیں جیسے تالاب چاہ یا درخت یا گنبد یا منارہ یا تکیہ فقیر وغیرہ نشان کہ سر راہ ہوتے ہیں ان سے پہونچنے کی مقدار مسافت طے شدہ کی بلا تلفظ معلوم ہو جاتی ہے عقود جو مفاصل انگشتان دست کہ شمار اور تعداد پر دلالت کرتے ہیں بترتیب مقررہ عقلی لفظی جیسے پس دیوار کوئی شخص کچھ لفظ معنی دار خواہ بے معنی کہے سامع کو دریافت ہو جاویگا کہ قائل اسکا آدمی ہے جانور نہیں غیر لفظی جیسے دلالت مصنوعات کی وجود صانع پر یا دلالت آگ کی دھوئیں کے وجود پر یا دلالت دھوئیں کی حرارت پر طبعی لفظی جیسے دلالت لفظ اخ اخ کی درد سینہ پر اگرچہ واضع نے لفظ اخ اخ کو بمعنی درد سینہ کے وضع نہیں کیا ہے مگر صدور لفظ اخ اخ کا بسبب اضطرار امر اقتضای طبیعیہ ہے اور انتقال اس لفظ سے طرف مدلول یعنی درد سینہ کے عقلی نہیں بلکہ طبیعی ہے یعنی ممارست عادت طبیعت کا اور طبیعت اخ اخ سننے سے بلا لفظ کی بیماری درد سینہ پر آگاہ ہوتی ہے غیر لفظی جیسے دلالت سرعت نبض کی تپ پر یا سرخی رنگ چہرہ کی غصہ یا خجالت پر اور زردی اوسکی خوف یا [illegible] پر معلوم ہوا کہ اس فن میں جو دلالت معتبر ہے دلالت لفظی وضعی ہے اور وہ منحصر ہے مطابقت تضمن التزام میں مطابقت دلالت لفظ کی ہے تمام معنی موضوع لہ پر جیسے دلالت لفظ انسان کی حیوان ناطق پر تضمن دلالت لفظ کی جز معنی موضوع لہ پر جیسے

دلالت لفظ انسان کی صرف حیوان یا صرف ناطق پر التزام دلالت لفظ کی معنی خارج از حقیقت موضوع لہ
پر مگر وہ معنی لازم اوسکے ہو جیسے دلالت لفظ انسان کی قابل علم وصنعت پر جیسے کاتب یا آہنگر یا نجار یا بزاز

فصل دوم بحث تقسیم الفاظ و معانی مین

واضح ہو کہ جب کوئی لفظ معنی موضوع لہ مین استعمال کیا جاتا ہے اوسکو حقیقت کہتے ہین اور جب معنی یا جز موضوع لہ یا معنی
خارج از حقیقت موضوع لہ کے واسطے استعمال کرین اوسکو مجاز اور جس لفظ کا موضوع لہ ایک ہی ہوتا ہے اوسکو مفرد کہتے ہین
اگر زیادہ ہون اوسکو مشترک جیسے لفظ عین کہ معنی چشم اور آفتاب آب و زر و زانو وغیرہ کی ہے اور اگر ایک معنی کے واسطے دو لفظ
موضوع ہون اونکو مترادفان کہتے ہین جیسے انسان و بشر اور جن دو لفظ کا موضوع لہ جدا گانہ ہو اونکو متباینان کہتے ہین جیسے
انسان و اسپ اور نیز لفظ دو نوع ہے مفرد و مرکب مفرد وہ کہ اوسکا جز و جزو معنی پر دلالت نکرے اور وہ چار قسم ہے اول وہ جسکے
جز ہی نہو سکین جیسے ہمزۂ استفہام دوم وہ کہ جز ہو سکین مگر وہ جز جزو معنی پر دلالت نکرین جیسے اوس زید کہ اجزا اوسکے
ز ی د اجزای شخص معلوم پر دلالت نہین کرتے سوم وہ کہ جز ہو سکین اور وہ جزو معنی پر بھی دلالت کرین مگر جزو معنی معلوم
پر دلالت نکرین جیسے لفظ فضل رسول در حالت علمیت اگرچہ لفظ فضل اور رسول دونو با معنی ہین مگر وہ شخص معلوم
کے اجزا پر دلالت نہین کرتے چہارم وہ کہ جز ہو سکین اور وہ جزو جزو معنی مقصود پر بھی دلالت کرین لیکن قصد
اوس دلالت کا نکیا گیا ہو جیسے حیوان ناطق کہ علم شخص انسان کا ہے اور مرکب وہ کہ جز اوسکا جزو معنی مقصود پر
دلالت کرے اور وہ دلالت قصد کی گئی ہو جیسے سنگ انداز اور مرکب دو قسم ہے تام و ناقص تام وہ کہ سکوت متکلم کا سامع کو ایسا
انتظار نہو جیسا کہ محکوم علیہ یا محکوم بہ یا محکوم بہ بلا محکوم علیہ مین ہوتا ہے اور وہ تام بھی دو قسم ہے اگر نفس مین احتمال صدق و کذب کا ہو
اوسکو خبر اور قضیہ کہتے ہین جیسے زید آتا ہے یا زید فاضل ہے اور اگر احتمال صدق و کذب کا اوس پر جائز نہین ہے اوسکو انشا کہتے ہین چاہیے وہ
بالذات طلب پر دلالت کرے اور وہ تین قسم ہے امر جیسے جا نہی مت جا استفہام کیا چیز ہے خواہ طلب پر بالذات دلالت نکرے اور وہ سات قسم ہے
تمنی جیسے کاش زید حاضر ہوتا ترجی امید ہے کہ زید آجاوے ندا ای دوست اور عرض کیونہ عرض آپ مجھپر کیون مہربانی نہین کرتے تاکہ
مجھپر مہربان ہو قسم خدا کی قسم مین سچ کہتا ہون تعجب اوس زید کس قدر خوبصورت ہے عقود جیسے بیچا مین نے یہ چیز یا خریدا مین نے ناقص وہ کہ سکوت
متکلم سے رفع انتظار سامع نہو وہ دو قسم ہے اول ترکیب تقییدی یعنی جسمین جزو اول مقید جزو ثانی ہو وہ بھی دو قسم ہے
مرکب اضافی جیسے زید کا غلام اور عمرو کا گھوڑا مرکب توصیفی جیسے حیوان ناطق اور بھلا آدمی غیر تقییدی اور وہ بھی دو قسم ہے ایک
وہ جو اسم و حرف کی یا اسم و رابطہ ہو جیسے رابط مرکب جیسے زید ہے گھر کے آدمی ہو دوسرا وہ جو اسم ۔۔۔
ایک ہو جیسے آیا یا سکتہ ۔۔۔ مرکب ۔۔۔ قسم ۔۔۔
باعتبار معنی مفرد بھی واضح ہو کہ صرف ۔۔۔ معانی ۔۔۔ تصدیق ہے اور اوسکے معانی مرکبات ۔۔۔

فصل سوم بحث کلی و جزئی مین

جس چیز کا تصور مانع شرکت غیر کا نہ ساتھ ہو اوسکو جزئی کہتے ہین جیسے زید کہ صرف ایک ہی شخص کو کہا جاتا ہے اور اگر مانع وقوع
شرکت غیر کا نہو اوسکو کلی کہتے ہین جیسے انسان کہ زید عمر بکر خالد سب پر صادق آتا ہے اور جزئی یا حقیقی ہوتا ہے یا اضافی جزئی حقیقی
مثل زید جزئی اضافی وہ کہ فی الحقیقت کلی ہو مگر بہ نسبت کلی دیگر اعلیٰ از خود کے جزئی کہا جاوے جیسے انسان بنظر زید و عمر کے کلی ہے اور
بنظر حیوان کے جزئی اضافی اور کلی پانچ قسم ہے جسکو کلیات خمس کہتے ہین جنس نوع فصل خاصہ عرض عام جنس جسکا اطلاق مختلف الحقائق پر ہو
جیسے حیوان کہ انسان اور گھوڑے اور اونٹ پر صادق آتا ہے دوم نوع وہ جسکا اطلاق امور متفقۃ الحقیقت پر کہ تعداد مین
مختلف ہون ہوتا ہے یعنی تمام ماہیت ہو افراد کی جیسے انسان کہ اپنے افراد زید عمر بکر پر اطلاق کیا جاتا ہے اور یہ سب حیوان
ناطق کی حقیقت مین متفق ہین اور عوارض معینہ سے اونمین تفاوت ہے سوم فصل کہ جزو مساوی ماہیت باعث تمیز نوع
کا ہے مشارکات سے جیسے لفظ ناطق کہ اوسکی سبب انسان دیگر حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے یا ناہق کہ باعث تمیز خر کا ہے دیگر حیوانات
سے یہ تینون کلی ذاتی کہلاتی ہین اور ممکن ہے کہ ایک حقیقت کی کئی جنس ہون بعض قریب بعض بعید جیسے انسان کی ایک
جنس حیوان اور اوس سے اوپر جسم نامی اور اوس سے اوپر جسم مطلق اور اوس سے اوپر جوہر ہے اور جو جنس کہ جواب مین سوال
جمیع مشارکات انواع کے واقع ہو اوسکو جنس قریب کہتے ہین جیسے حیوان کیونکہ اگر کوئی پوچھے کہ انسان اور گھوڑا اور اونٹ
سب کیا ہین اس سوال کے جواب مین حیوان صادق آتا ہے اور اگر جواب مین بعض مشارکات کے واقع ہو اوسکو جنس بعید کہتے
ہین جیسے جسم نامی جنس بعید انسان کا ہے کیونکہ اگر پوچھین کہ انسان اور گھوڑا اور اونٹ کیا ہین جواب جسم نامی نہوگا بلکہ
حیوان ہوگا اور جب حیوان کو نباتات کے ساتھ سوال مین جمع کرینگے تو البتہ جواب جسم نامی ہوگا پھر باعتبار جنس تین
قسم ہے عالی جسکو جنس الاجناس بھی کہتے ہین جیسے جوہر دوم سافل جیسے حیوان سوم متوسط جیسے جسم نامی یا جسم مطلق کہ بہ نسبت
جوہر کے اسفل اور بہ نسبت حیوان کے عالی ہے اسیطرح نوع بھی تین قسم ہے نوع عالی وہ کہ اوس سے بالاتر نوع خیال نکی جاسکے جیسے جسم
نوع سافل وہ کہ سب سے ادنیٰ ہو جیسے انسان متوسط جیسے حیوان کہ انسان سے بالا اور جسم سے ادنیٰ ہے پس حیوان گویا نوع اضافی ہے جسکو
غیر حقیقی بھی کہتے ہین یعنی اصل مین نوع نہین بلکہ بہ نسبت جسم نامی کے نوع ہے اور جسم نامی نوع اضافی جسم کا ہے اور وہ نوع اضافی
جوہر کا چہارم خاصہ پنجم عرض عام ان دو کلی کو عرضی کہتے ہین یعنی حقیقت افراد سے خارج ہین اگر مخصوص ایک حقیقت سے ہو اوسکو
خاصہ کہتے ہین جیسے ضاحک نسبت انسان کے اور وہ دو قسم ہے شاملہ جو سب افراد کو شامل ہو جیسے کاتب بالقوہ بہ نسبت انسان کے غیر
شاملہ جو سب افراد کو شامل نہو جیسے کاتب بالفعل اگر درمیان حقائق زیادہ کے مشترک ہو اوسکو عرض عام کہتے ہین جیسے ماشی یعنی چلنے والا
کہ درمیان انسان دیگر حیوانات کے مشترک ہے اور وہ بھی دو قسم ہے لازم وہ جسکا جدا ہونا ملزوم سے محال ہو جیسے ماشی بالقوہ عرض مفارق جسکا جدا ہونا ممکن ہو جیسے ماشی بالفعل

فصل چہارم بحث معرف مین

واضح ہو کہ معرف دو قسم ہے حد اور رسم حد وہ ہے کہ تعریف کسی ماہیت کی اوسکی ذاتیات سے کیجاوے رسم وہ کہ خاصہ سے کیجاوے پھر
معرف چار قسم ہے اول حد تام یعنی مرکب جنس قریب اور فصل قریب سے جیسے حیوان ناطق معرف انسان کا ہے دوم حد ناقص یعنی

طریح کے ششم منتشرہ مطلقہ اسمین ثبوت یا سلب وقت غیر معین مین ہوتا ہے جیسے آدمی کسی وقت مین اوقات
سے سانس لیتا ہے یا کوئی آدمی سانس نہین لیتا کسی وقت مین اوقات سے ہفتم مطلقہ عامہ اسمین ہمیشہ کو سلب معتبر ہے
جیسے ہر آدمی ہنستا ہے باطلاق عام یا کوئی آدمی ہنستا نہین باطلاق عام ہشتم ممکنہ عامہ اسمین سلب ضرورت کی جانب
ہے طرف مخالف سے جیسے انسان کاتب ہے بامکان عام یعنی عدم ضروری نہین سالبہ کوئی انسان کاتب نہین
بامکان عام یعنی وجود ضروری نہین اور موجبات مرکبہ کہ قضایا ے موجہہ بسیطہ سے مرکب ہین سات ہین اول مشروطہ
خاصہ اور یہہ مشروطہ عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے مرکب ہے جیسے ہر کاتب اپنی اونگلیان ہلاتا ہے جب تک لکھتا ہے
نہ ہمیشہ یعنی کوئی کاتب اپنی اونگلیان نہین ہلاتا بالفعل سالبہ کسی کاتب کی اونگلیان نہین ٹھہرتین جب تک لکھتا ہے
نہ ہمیشہ یعنی جو کاتب ہے اوسکی اونگلیان ساکن ہین بالفعل دوم عرفیہ خاصہ اور یہہ مرکب عرفیہ عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ
سے ہے جیسے کوئی خوابیدہ بیدار نہین کہلاویگا جب تک سوتا ہے نہ ہمیشہ یعنی کوئی خوابیدہ سوتا ہوا نہین ہے بالفعل
سالبہ کوئی خوابیدہ خوابیدہ نہین ہے جب تک بیدار ہے نہ ہمیشہ یعنی ہر خوابیدہ سوتا ہوا ہے بالفعل سوم وقتیہ
کہ مرکب موجبہ وقتیہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جیسے چاند کو گہن ہوتا ہے جسوقت زمین حائل ہوجاتی ہے اوسکی
اور آفتاب کے درمیان نہ ہمیشہ یعنی چاند کو گہن نہین ہے بالفعل سالبہ چاند کو گہن نہین ہوتا ہے وقت تربیع کے نہ
ہمیشہ یعنی چاند کو گہن ہوتا ہے بالفعل چہارم منتشرہ کہ مرکب منتشرہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جیسے آدمی سانس
لیتا ہے کسی وقت مین اوقات سے نہ ہمیشہ یعنی کوئی آدمی سانس نہین لیتا بالفعل سالبہ کوئی آدمی سانس نہین لیتا کسی وقت
مین اوقات سے نہ ہمیشہ یعنی آدمی سانس لیتا ہے بالفعل پنجم وجودیہ لادائمہ کہ مرکب ہے قضیہ مطلقہ عامہ سے ایک موجبہ
دوسرا سالبہ جیسے ہر انسان ہنسنے والا ہے باطلاق عام نہ ہمیشہ یعنی کوئی انسان نہین ہنستا بالفعل سالبہ کوئی آدمی
نہین ہنستا بالفعل نہ ہمیشہ یعنی آدمی ضاحک ہے باطلاق عام ششم وجودیہ لاضروریہ کہ مرکب ممکنہ عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے
جیسے ہر انسان متنفس ہے بالفعل نہ بالضرورہ یعنی ہر انسان متنفس نہین ہے بامکان عام سالبہ جیسے کوئی انسان متنفس نہین ہے
بالفعل نہ بالضرورہ یعنی ہر انسان متنفس ہے بامکان عام ہفتم ممکنہ خاصہ کہ مرکب دو ممکنہ عامہ سے ہے ایک موجبہ دوسرا سالبہ جیسے انسان
کاتب ہے بامکان خاص یہان ثبوت کتابت انسان کے واسطے ضرور نہین اور سلب کتابت بھی ضرور نہین سالبہ کوئی انسان بھی
کاتب نہین بامکان خاص اسمین بھی ثبوت و سلب دونو ضرور نہین ہے واضح ہو کہ یہہ سب مثالین موجہات حملیہ کی ہین یا شرطیہ
بھی موجہہ ہوسکتی ہین راقم بطور مثال و تفصیل لکھتا ہے باقی خود بخود ذہن مین معلوم ہوسکتا ہے جیسے شرطیہ متصلہ ضروریہ مطلقہ اگر زید آدمی
ہے تو حیوان ہے بالضرورہ شرطیہ متصلہ مشروطہ عامہ اگر زید نویسندہ ہے تو اوسکی اونگلیان بالضرورت ہلتی ہین جب لکھتا ہے

	فصل دوم بحث تناقض مین	

تناقض عبارت ہے اختلاف دو قضیے ایجاب و سلب مین ایک مقام پر اور باعث تناقض تحقیق اتحاد ہشت

کا ہے اول اتحاد موضوع کا جیسے زید دانا ہے اور زید احمق ہے دوم اتحاد محمول جیسے خواندہ ذلیل ہے و ناخواندہ ذلیل ہے سوم اتحاد مکان چہارم اتحاد زمان مثال دونوں کی زید مسجد میں صبح کو نماز پڑھتا ہے اور زید مسجد میں صبح کو شراب پیتا ہے پنجم اتحاد شرط جیسے زید اگر دانا ہے تو حیوانات کا دوست ہے اور زید اگر دانا ہے تو حیوانات کا دشمن ہے ششم اتحاد نسبت زید عمر کا بیٹا دانا ہے اور زید بکر کا بیٹا احمق ہے ہفتم اتحاد جزو وکل زید خوبصورت ہے اور زید بدشکل ہے یہاں اگر اختلاف جزو وکل کا ہو تو تناقض نہ رہتا جیسے زید خوبصورت ہے اور زید کے پاؤں بدشکل ہیں ہشتم قوت وفعل زید فاضل ہے اور زید [illegible] ہے اگر ایک قضیہ میں لفظ بالقوہ دوسرے میں بالفعل زیادہ کریں رفع تناقض ہو جاوے اب واضح ہو کہ نقیض ایک قضیہ کا وہ دوسرا قضیہ ہے کہ سلب و ایجاب کلیت و جزئیت و جہت میں ایک دوسرے کے مخالف ہو اس طرح کہ ہر ایک کے صدق سے دوسرے کا کذب اور ہر ایک کے کذب سے دوسرے کا صدق پایا جاوے پس نقیض موجبہ کلیہ کا سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جیسے نقیض اس قضیہ کا کہ سب آدمی حیوان ہیں یہ قضیہ ہے کہ بعض آدمی حیوان نہیں اور نقیض سالبہ کلیہ کا موجبہ جزئیہ ہوتا ہے جیسے نقیض اس قضیہ کا کہ کوئی انسان حیوان نہیں یہ قضیہ ہے کہ بعض انسان حیوان ہیں

فصل سوم عکس مستوی وعکس نقیض کے بیان میں

عکس مستوی قضیہ کا وہ قضیہ ہے کہ جزو ثانی کو جزو اول اور جزو اول کو جزو ثانی کر دیں اس طرح کہ ایجاب و سلب و صدق اصل میں فرق نہ پڑے پس عکس مستوی موجبہ کلیہ کا موجبہ جزئیہ ہے جیسے کل انسان حیوان ہوتے ہیں و بعض حیوان انسان ہیں اور عکس موجبہ جزئیہ کا موجبہ جزئیہ ہے جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور بعض انسان حیوان ہیں اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہے جیسے کوئی آدمی پتھر نہیں اور کوئی پتھر آدمی نہیں اور سالبہ جزئیہ کا عکس نہیں ہو سکتا جیسے بعض حیوان آدمی نہیں سب درست ہے اور بعض آدمی حیوان نہیں ہو غلط ہے اور عکس نقیض وہ ہے کہ نقیض موضوع کو محمول اور نقیض محمول کو موضوع قرار دیں جیسے کل انسان حیوان ہیں اور کل لاحیوان لاانسان

فصل چہارم بحث حجت میں

حجت تین قسم ہے اول قیاس اور وہ استدلال ہے حال کلی سے حال جزئی پر جیسے کل انسان حیوان ہیں اور کل حیوان جسم ہیں پس قیاس ہوا کہ کل انسان جسم ہیں پس حال کلی یعنی حیوان سے حال جزئی یعنی انسان پر دلالت ہوئی دوم استقرا یعنی استدلال حال جزئی سے حال کلی پر جیسے ہر انسان و طیور و بہائم کھانے کے وقت نیچے کا جبڑا ہلاتا ہے پس معلوم ہوا کہ سب حیوانات کھانے کے وقت نیچے کا جبڑا ہلاتے ہیں یہاں حال جزئیات یعنی انسان طیور و بہائم سے حال کلی حیوان پر دلالت کی گئی سوم تمثیل وہ دلالت کرنا ہے حال جزئی سے حال جزئی پر بسبب اشتراک کسی امر کے دونوں میں جیسے کہیں کہ بھنگ حرام ہے کیونکہ شراب حرام ہے اور دونوں جزئی ہیں مسکر ہونے میں دونوں شریک ہیں لیکن واضح ہو کہ استقرا و تمثیل مفید ظن ہیں اور قیاس مفید یقین پس مدار براہین قطعیہ کا قیاس ہے اور قیاس عبارت قول مولف من القضایا سے ہے کہ اس کے سبب سے قول دیگر لازم آئے جیسے اگر کہیں کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے پس لازم آیا یہ قول کہ عالم

حادث ہی اور اسکو نتیجہ کا حاصل کہتے ہین اور بعض قیاس کی بنا تخییل پہ ہوتی ہے اوسکو شعر کہتے ہین جیسے
ہمارا دل شب سیاہ زلف یار مین گم ہوگیا اور جیسے شراب بہت خوش ذائقہ دار ہی اور شہد کی لذت اور تخییل اکثر واسطے ترغیب
اور ترہیب کی آتا ہے دوم جدل اور دو قسم ہے مشہورات جیسے سخاوت بہتر ہے یا رحم کرنا عاجزون پر اچہا ہی اور ذبح کرنا جانور
کا برا ہی اور مسلمات جیسے تسلیم مسائل فقہ بالہام فقیہ یا تسلیم مقدمات طبی بالہام طبیب سوم خطابت کہ مراد اقناع اسے
اعتقادی وظنی ہے ہو نہ یقینی جیسے کمالات اولیا او نہ گمان چہارم سفسطہ کہ بنا اوسکی وہم اور شک پر ہے اور
اوسکو مغالطہ اور حکمت مموہہ بہی کہتی مین جیسے خوف کرنا شیر سے کیونکہ مردم خوار ہے شاید مجہکو بہی کہا جاوے
اور برہان مرکب مقدمات یقینی سے ہوتا ہے جیسے برہان ہندسہ اور برہان دو قسم ہے انی اور لمی اگر حد اوسط علت ہو
واسطے ثبوت اکبر کے اصغر کے لئے ذہن میں اور نفس الامر مین وہ برہان لمی ہے جیسے یہ شخص متعفن الاخلاط ہے اور ہر متعفن
الاخلاط محموم ہوتا ہے نتیجہ پس یہ شخص محموم ہے یہان متعفن اخلاط علت حکم محموم ہونیکا ہے شخص پر اور اگر علت
ثبوت اکبر کی اصغر کے لیے صرف ذہن مین ہے نہ نفس الامر مین وہ برہان انی ہے جیسے یہ شخص محموم ہے اور ہر محموم متعفن
الاخلاط ہوتا ہے نتیجہ یہ شخص متعفن الاخلاط ہے پس تپ علت تعفن اخلاط کا ہے فقط ذہن مین نہ نفس الامر
مین اور واضح ہو کہ قیاس دو قسم ہے اول اقترانی جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہو جیسے مثال بالا
مین دوم استثنائی جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو جیسے اگر یہ آدمی ہوگا تو حیوان بہی ہوگا
لیکن آدمی ہے پس حیوان بہی ہے یا لیکن حیوان نہین پس آدمی بہی نہین اب یاد رہے کہ مقدمات
قیاس اقترانی مین مقدمہ اول کو صغری اور مقدمہ ثانی کو کبری اور موضوع نتیجہ کو اصغر اور محمول نتیجہ
کو اکبر کہتے ہین اور جو لفظ دونون مقدمات قیاس مین مکرر آتا ہے اور واسطہ اور رابطہ نسبت دینا
موضوع و محمول مطلوب کے ہوتا ہے اوسکو حد اوسط کہتی ہین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان
حساس ہین نتیجہ کل انسان حساس ہین اسمین انسان اصغر حساس اکبر حیوان حد اوسط ہے اور یہ مقدمہ کہ کل
انسان حیوان ہین صغری اور یہ کل حیوان حساس ہین کبری ہے اور صغری و کبری کی ترکیب و تالیف
سے جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اوسکو شکل کہتے ہین پس قیاس اقترانی سے چار شکل نکلتی ہین شکل
اول وہ کہ حد اوسط صغری مین محمول اور کبری مین موضوع واقع ہو دوم وہ کہ صغری و کبری
دونون مین محمول ہو سوم وہ کہ دونون مین موضوع ہو چہارم وہ کہ صغری مین موضوع اور کبری
مین محمول واقع ہو

فصل پنجم اشکال کے بیان مین

مفصل حال اشکال اربعہ کا نقشۂ ذیل سے واضح ہوگا

[illegible]

جدول اشکال اربعه

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ضروب منتجه اشکال ونتایج									کیفیت
اول	[illegible]	[illegible]	٤	صغری کبری نتیجه	موجبه کلیه موجبه کلیه موجبه کلیه	[illegible]	موجبه کلیه سالبه کلیه سالبه کلیه	[illegible]	موجبه جزئیه موجبه کلیه موجبه جزئیه	[illegible]	موجبه جزئیه سالبه کلیه سالبه جزئیه	[illegible]	[illegible]
دوم	[illegible]	[illegible]	٤	صغری کبری نتیجه	موجبه کلیه سالبه کلیه سالبه کلیه	[illegible]	سالبه کلیه موجبه کلیه سالبه کلیه	[illegible]	موجبه جزئیه سالبه کلیه سالبه جزئیه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سوم	[illegible]	[illegible]	٦	صغری کبری نتیجه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چهارم	[illegible]	[illegible]	٨	صغری کبری نتیجه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

اور واضح ہو کہ قیاس استثنائی دو قسم ہی اتصالی و انفصالی اتصالی وہ جو متصلہ لزومیہ سے مرکب ہو پس اگر وضع مقدم سے

مرکب ہو اوسکا نتیجہ وضع تالی ہوگا جیسے اگر یہ جسم انسان ہوگا تو حیوان بھی ہوگا لیکن انسان ہی پس حیوان بھی ہے اور

اگر رفع تالی سے مرکب ہی اوسکا نتیجہ رفع مقدم ہوگا جیسے مثال مذکور مین اسطرح لیکن حیوان نہین ہی پس انسان بھی نہوگا

اور انفصالی وہ ہی کہ مرکب ہو شرطیہ منفصلہ حقیقیہ سی پس اگر وضع احد الجزئین ہی تو نتیجہ رفع جزو دیگر ہوگا اور اگر رفع جزو ہی

تو نتیجہ وضع جزو دیگر ہوگا پس اوسکے چار نتیجے ہونگے جیسے کہین کہ یہ عدد یا جفت ہوگا یا طاق لیکن جفت ہی پس طاق نہین

لیکن طاق ہی پس جفت نہین لیکن جفت نہین پس طاق ہی لیکن طاق نہین پس جفت ہی اور اگر مرکب ہو منفصلہ مانعۃ الجمع کی

سے وضع احد الجزئین اوسکا نتیجہ رفع جزو دیگر ہوگا پس اوسکے دو نتیجے ہونگے جیسے کہین یہ جسم یا درخت ہی یا پتھر لیکن درخت

ہی پس پتھر نہین لیکن پتھر ہی پس درخت نہین ہی اور اگر مرکب منفصلہ مانعۃ الخلو کی ہو سے رفع احد الجزئین پس نتیجہ وضع جزو

دیگر ہوگا اور اوسکے بھی دو نتیجے ہین جیسے یہ جسم یا لاحجر ہی یا لاشجر لیکن حجر ہی پس لاشجر ہی لیکن شجر ہے پس لاحجر ہے فقط

تمت

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب طبعزاد منشی امبکا پرشاد صاحب برادر مصنف

جو یہ رسالہ ہوا ختم	دیکھکر ایک لکھو مرغوب	ہاتف نے کہا بصد بشارت	اردو مین ہوا رسالہ مرغوب

۱۲۹۹ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از جناب مصنف

ہوا جب طبع فضل ایزدی کی	فن منطق کا یہ نادر رسالہ	لکھی یہ مصرع تاریخ فی الفور	یہ ہی اردو مین منطق کا خلاصہ

۱۳۰۰ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از جناب منشی چیرنجی لال صاحب ناطق سہسوانی دوست مصنف

یہ منطق مین رسالہ ہی کتاب	حقیقت مین جو دیکھو تو چھپا خوب	جو دیکھا ہوگئی خوش دل ہر ایک	کہا ناطق نے یہان کیا خوب کیا خوب

ایضاً

اک دوست ہین منشی امبکا پرشاد	سرمایہ علم و دانش آگاہ	لکھی یہ کتاب جب اونھون نے
منطق کا بیان جس مین دلخواہ	مجھکو جو بہت پسند آئی	تاریخ کی دل کو تب ہوئی چاہ

ہاتف نے کہا بصد بشارت | منطق کی کتاب خوب ہے واہ

۱۲۸۷ ہجری

تقریظ و قطعۂ تاریخ طبع رسالہ منطق از شہسوار میدان سخنوری مقدمۃ الجیش معرکۂ نغز پروری حاکم زبردست اقلیم سخن سرآمد شاعران زمن شاعر عدیل و مثال جناب منشی گنجن لال صاحب متخلص بہ گوہر بدایونی

مرے مشفق ہیں منشی ربی پرشاد	جنہوں نے یہ لکھا منطق کا نسخہ	حقیقت میں ہیں وہ اک معدن علم	ہے لعل بے بہا منطق کا نسخہ
بلاغت میں ہیں وہ دریائے معنی	ہے موج دربا منطق کا نسخہ	گلستان بلاغت ہیں وہ دہر	بہار جانفزا منطق کا نسخہ
مصنف سحر کے معجز بیان ہے	ہے اوسکا شعبدہ منطق کا نسخہ	لکھوں گر کیمیا گر تو بجا ہے	کہ ہے اک کیمیا منطق کا نسخہ
اگر تصدیق ہووے اسکی منظور	تو ہے شاہد مرا منطق کا نسخہ	سلف سے اب تلک اردو میں کوتا	نہیں ایسا بنا منطق کا نسخہ
لکھوں تعریف اسکی میں بھلا کیا	کہاں میں اور کجا منطق کا نسخہ	رسالے گو مصنف کے ہیں اکثر	یہ ہے سب سے سوا منطق کا نسخہ
مرض میں جہل کے جو مبتلا ہو	بس اوسکی ہے دوا منطق کا نسخہ	ہوا مطبوع ہو کر جبکہ مطبوع	بہت اچھا چھپا منطق کا نسخہ
کہا دل نے بتا اوس سال کا نام	یہ جب چھاپا گیا منطق کا نسخہ	لکھا گوہر نے بیلے ہی دو اوراق	چھپا اردو میں کیا منطق کا نسخہ

دیگر از منشی صاحب موصوف در سال عیسوی بقاعدہ تعمیہ [illegible]

ہوا جب سحر کی تصنیف سے ختم	باقبال خدا منطق کا نسخہ	طبیعت کو ہوا مرغوب مطبوع	پسند دل ہوا منطق کا نسخہ
مصنف ہے بلیغ و بے برادر ہے	بلاغت انتہا منطق کا نسخہ	مصنف مخزن معنی ہے اوسے	معانی سے بھرا منطق کا نسخہ
مصنف قلزم علم و عمل ہے	ہے در بے بہا منطق کا نسخہ	ہمای اوج دانش ہے مصنف	تو بے بدل ہوا منطق کا نسخہ
پڑھا یہ سنکے کہا احسنت شاباش	بہت خوش آہ وا منطق کا نسخہ	کسی نے آج تک اردو میں ایسا	نہ دیکھا نہ سنا منطق کا نسخہ
رہ معقول کا جو ہووے سالک	اوسے ہے رہنما منطق کا نسخہ	لکھا گوہر نے یہ سال مسیحی	دو گونہ ہو گیا منطق کا نسخہ

قطعۂ تاریخ تصنیف چکیدۂ قلم جادو رقم المعی لوذعی جناب منشی رام دیال صاحب ساحر بدایونی

سحر نے جب یہ کی کتاب تمام	علم و افضال کا فروغ ہوا	اسکی تصنیف سے مصنف کے	نجم اقبال کا فروغ ہوا
	فکر تاریخ کی جو میں نے رسا	مادہ سال کا فروغ ہوا	

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر شیرین مقال ناظم بے نظیر پنڈت سیدیال صاحب متخلص بہ تمیز بدایونی شاگرد گوہر

منشی صاحب ہیں پرشاد ربی	علم میں ہیں جو کہ یکتائے زمن	اون کی جب تصنیف سے چھپا	علم منطق میں یہ فیض ذوالمنن
	فکر کی تاریخ کی جو تمیز نے	بول اوٹھا ہاتف ریاض علم و فن	

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر باکمال ہم رتبہ جامی و نظامی و خاقانی جناب منشی بہاری لال صاحب متخلص بہ راجی سہسوانی

جیسا یہ منطق کا اردو میں ہوا ترجمہ	ترجمہ ایسا کسی نے ہو ولگا کیا	منشی صاحب ہیں سالک [illegible]	حق تعالیٰ اون کو رکھے [illegible]
گو رسالے اور بھی ہیں پر کہاں تصنیف [illegible]	پر کمال اس نسخہ میں اون سے ہے بڑھ کر	جب سنا اس نسخہ کو میں نے [illegible]	[illegible]
	اور نہ ایسا ہوا ہو گا [illegible]	دی یہ تاریخ اسکی ترجمہ بہتر کیا	